سوال

(113) مازجنازہ میں شامل ہونے والے شخص کی اگر کچھ چیزیں رہ جائیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال :...(۱) نمازجنازہ میں شامل ہونے والے شخص کی اگر کچھ چیزیں رہ جائیں تووہ کیا کرے ؟

(۲) نمازجنازہ کی دعاؤں میں تذکروتانیث کے لحاظ سے کیا تبدیلی کی جاسکتی ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جواب :...(۱) نمازجنازہ اگرپوری نہ ملے توامام کے سلام پھیرنے کے بعدپوری کرلینی چاہیے ۔کیونکہ حدیث میں آیا ہے ۔

((اِذَااَتَیتُم الصَّلٰوۃ فعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلواوَمَا فاتکم فاتموا))

منتقی مع نیل الاوطار جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۵۲ جب تم نماز کے لیے آ ٔو تووقار وسکینت سے جا ٔو نماز کا جتنا حصہ امام کے ساتھ مل جائے ، پڑھ لیا کرو، اورباقی حصہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد پورا کرلیا کرو، یہ حدیث چونکہ عام ہے ، لہٰذا نمازجنازہ کو بھی شامل ہے ، موٴطا امام مالک رحمہ اللہ میں ہے ، امام مالک رحمہ اللہ کے سوال پر امام زہری نے فرمایا، اگرکسی شخص سے نمازجنازہ کی بعض تکبیریں رہ جائیں، توفوت شدہ تکبیروں کی بعد میں قضا کرے ، موٴطا مالک ص نمبر ۷۹

(۲) نمازجنازہ کی ادعیہ ماثورہ ان کے الفاظ سے پڑھنی چاہیے ، جن الفاظ کے ساتھ احادیث میں واردہیں ۔ امام شاکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں ۔

((والظاہر انہ یدعوبھذہ الالفاظ الواردۃ فی ھذا الاحادیث سواء کان المیت ذکراً اوانثی ولایحول لضمائر المذکورۃ الی صیغۃ التانیث اذاکان المیت انثی لان مرجعھا المیت وھویقال علی الذکر والموٴنث))(نیل الاوطار)جلد۴ ص ۷۴

یعنی میت مذکرہوخواہ موٴنثِ ضمائر میں تغیر وتبدیل نہیں کرنی چاہیے کیونکہ لفظ میت کا اطلاق ہر دونوں پر ہوتا ہے ، احادیث میں جن الفاظ کے ساتھ دعائیں وادہیں ، انہیں الفاظ سے پڑھنا بہتر ہے ۔

شارح جامع ترمذی حضرت مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ صاحب نے بھی کتاب الجنائزمیں یہی لکھا ہے ۔

(الاعتصام جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۳۷) (مولانا محمد علی جانباز سیالکوٹ)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 194

محدث فتویٰ